سوال

(383) حلال جانور کو حرام اشیاء کھلانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرغی خانوں میں جو مرغیاں رکھی جاتی ہیں خصوصاً برائلر وغیرہ ان کی خوراک میں تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ دم مسفوح وافر مقدار میں ہے اور کہا جاتا ہے کہ اپریشن کا خون بھی ملایا جاتا ہے اور "میتۃ" کا گوشت بھی جبکہ احادیث مبارکہ میں "جلالہ " (گندگی کھانے والا جانور) کے کھانے کی ممانعت ہے اور دم مسفوح اور "میتۃ" کے متعلق حرمت کی نص وارد ہے توجس جانور کی نشوونما ہی حرام سے ہو اس کے متعلق کتاب وسنت میں کھانے وغیرہ کے متعلق کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرغیوں کی خوراک کو حرام ملاوٹ سے تیار کرنا درست فعل نہیں جس طرح بذات خود انسان کے لائق نہیں کہ اپنے استعمال کی خوراک میں حرام کی آمیزش کرے اس طرح جانوروں کو بھی حرام کھانے کے ارتکاب سے بچانا چاہیے اگرچہ وہ اپنی ذات کے اعتبار سے مکلف نہیں بالخصوص وہ جانور جو کل اس کی اپنی ہی خوراک بننے والے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

«نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالة ان یوکل لحمھا اویشرب لبنھا» (رواہ ابن شیبة بسند حسن)

یعنی "حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست کھانے والے جانور سے منع فرمایا کہ اس کا گوشت کھایا جائے یا دودھ پیا جائے ۔" اور سنن ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے :

«نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر عن لحوم الحمر الاہلیة وعن الجلالة عن رکوبھا واکلھا» (وسندہ حسن)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز گھریلو گدھے کے گوشت اور گندگی کھانے والے جانور پر سواری اور اس کے گوشت کے کھانے سے منع فرمایا ۔"

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ لفظ "الجلالة" کی تعریف میں رقمطراز ہیں :

«والجلالة عبارة عن دابة التی تاکل الجلة بکمر الجیم والتشدید وہی السعر»

یعنی "جلالہ کا اطلاق گندگی کھانے والے جانور پر ہے۔"

اور ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے دعویٰ کیا ہے کہ لفظ "الجلالۃ" چوپائیوں کے ساتھ مخصوص ہے لیکن معروف بات یہ ہے کہ اس کا اطلاق عام ہے ابن ابی شیبہ میں بسند صحیح حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ گندگی کھانے والی مرغی کو تین راتیں باندھ لیتے تھے دوسری طرف امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام لیث رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ گندگی کھانے والی مرغی وغیرہ کے کھانے کا کوئی حرج نہیں ممانعت تو صرف نفرت دلانے کے طور پر وارد ہے اور شوافع نے علی الاطلاق بیان کیا ہے کہ کراہت تو اس گندگی کھانے والے جانور کی ہے جس کے گوشت کا ذائقہ گندگی کھانے کی وجہ سے تبدیل ہوچکا ہو اور ایک وجہ یہ ہے کہ جب کثرت سے گندگی استعمال کرے ان میں سے اکثر نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ جو صحیح بخاری میں لحم الدجاج کے تحت وارد ہے اس کا مقتضیٰ یہی ہے۔انتھی بتصرف۔

حاصل اس کا یہ ہے زہدم جرمی کا کہنا ہے کہ ہم ابو موسیٰ کی مجلس میں تھے ان کے پاس کھانا لایا گیا اس میں مرغی کا گوشت تھا تو ایک شخص نے کھانے سے انکار کر دیا اس نے کہا میں نے اسے گندگی کھاتے دیکھا تھا مجھے نفرت ہے تو جواباً موسیٰ نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے مقصد ان کا یہ ہے کہ مرغی "جلالہ" میں شامل نہیں یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایک کو گندگی کھاتے ہوئے دیکھنے سے لازم نہیں کہ سب مرغیاں اسی طرح کی ہوں ظاہر ہے پہلا معنی زیادہ واضح معلوم ہوتا ہے اسی بناء پر ہمارے۔

شیخ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ نے "فتاوی اہل حدیث" میں مرغی کو "جلالہ" میں شامل ہی نہیں کیا اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اللہ رب العزت نے اس کا معدہ اتنا مضبوط بنایا ہے کہ اس میں گندگی کا اثر باقی رہتا ہی نہیں شیشہ تک کو ہضم کر جاتی ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

«وفیہ جواز اکل الدجاج الانسیۃ ووحشیۃ وہو بالاتفاق الا عن بعض المتعمقین علی سبیل الورع الا ان بعضھم استثنیٰ الجلالۃ وہی ماتا کل الاقزار وظاہر صنیع ابی موسیٰ انہ لم یبال بذلک» (فتح الباري ٩/٦٤٨)

چند سطور بعد فرماتے ہیں:

«والمعتبر فی جواز اکل الجلالۃ زوال رائحۃ النجاسۃ بعد تعلف بالشئی الطاہر علی الصحیح»

یعنی "گندگی کھانے والے جانور کے بارے میں قابل اعتبار بات یہ ہے کہ چارہ سے نجاست کا اثر زائل ہونے کی صورت میں اس کا گوشت کھایا جاسکتا ہے۔" حال یہ ہے کہ بظاہر حضرت ابو موسیٰ اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی بناء پر مرغی کے گوشت کا کھانا علی الاطلاق جائز ہے۔

تاہم اس کے منہ میں خوراک کی صورت میں حرام ڈالنا بہر صورت قابل مذمت فعل ہے جس سے اجتناب ضروری ہے ہاں البتہ اگر کسی جانور کے بارے میں یہ بات ثابت ہوجائے کہ نجاست اس میں موثر ہوچکی ہے تو بایں صورت جب تک چارہ کھلا کر اس شبہ کو زائل نہ کیا جائے اس وقت تک اس کا گوشت دودھ اور اس پر سواری کرنا ناجائز ہے بعض اہل علم نے بیان کیا ہے کہ اگر کسی بکری کو کتیا کا دودھ پلا دیا جائے تو اس صورت میں جب تک چارہ سے دودھ کا اثر زائل نہیں ہوجاتا یہ "جلالہ" کے حکم میں رہے گی باقی رہا یہ مسئلہ کہ نجاست کا اثر کتنے روز میں زائل ہوتا ہے؟ اس بارے میں جانوروں کے اعتبار سے اہل علم کے مختلف اقوال ہیں مثلاً پرندے اور مرغی کو تین دن محبوس رکھا جائے اور گائے کو چالیس روز وغیرہ۔ (المغنی 11-72)

المختصر طاہر چارہ سے جب نجاست کے ازالہ کا ظن غالب حاصل ہو تو جانور کو ذبح کیا جاسکتا ہے

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ]

ج1ص687

محدث فتویٰ